''ریختہ، بابِ سخن، کی قدر اور تقابلی جائزہ''

اردو شاعری اور ادب سے متعلق ایک نئی ویب سائٹ ریختہ بابِ سخن جسے انٹرنیٹ پر ریختہ ڈاٹ اورگ (rekhta.org) کے پتہ پر دیکھا جاسکتا ہے، فی زمانہ اردو زبان کی اہم ویب سائٹوں میں شمار کی جاسکتی ہے۔ اس کی افادیت اور قدر کا ثبوت ہمیں گزشتہ ہفتہ ملا جب ہمیں ایک اور مضمون میں حوالے کے لیئے نظیرؔ اکبرآبادی کی ایک نظم تلاش کرنا پڑی۔ اس موقع پر ہم اپنے گھر پر نہیں تھے اور کلیاتِ نظیر گھر پر ہی رہ گئی تھی۔ گزشتہ دنوں ہی ہمیں ریختہ بابِ سخن کے بارے میں پتہ چلا تھا، سو ہم نے اس ویب سائٹ پر موجود شعرا کے نام میں نظیر اکبرآبادی کا نام تلاش کیا، اور یہ دیکھ کر خوشگوار حیرانی ہوئی کہ وہاں ان کی شاعری کی مثالوں کے ساتھ ان کے کلام پر ایک اہم کتاب بھی موجود تھی جس میں سے ہمیں وہی نظم مل گئی جس کے حوالے کی ہمیں ضرورت تھی۔

ریختہ ڈاٹ اورگ، انٹرنیٹ پر پہلی اردو ویب سائٹ تو نہیں ہے کیونکہ سنہ اسی کی آخری دہائی سے اب تک اردو کی دو سو سے زیادہ عمدہ ویب سائٹیں بن چکی ہیں جن، میں اردو منزل، اردو پوائنٹ ڈاٹ کوم، اردو دوست، محفلِ مشاعرہ، اردو پوئٹری ڈاٹ کام، تخلیقات ڈاٹ کام، اردو لائف ڈاٹ کوم، اور کئی انگریزی اردو لغات کی ویب سائٹیں اہم ہیں۔ ان میں سے کئی ویب سائٹوں پر الکٹرونی لائبریریاں بھی موجود ہیں جن پر کتابیں یا تو پڑھی جاسکتی ہیں، یا بعد میں پڑھنے کے لیئے کمپیوٹر پر اتاری جاسکتی ہیں۔ ان اردو لائبریریوں میں علامہ اقبال اردو سائبر لائبریری، اردو لائبریری ڈاٹ اورگ، اردو پبلک لائبریری، قابلِ ذکر ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ گزشتہ چودہ پندرہ سالوں میں اردو کو ہندسی دنیا Digital World میں مقام دلانے کے لیئے بے شمار لوگوں نے انفرادی طور پر اور مجموعی طور پر بے پناہ محنت کی ہے، اور یہ کارِخیر عموماً غیر کاروباری بنیادوں پر کیا گیا ہے۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ کارِخیر کارِ محبت بھی ہے اور کارِ جنوں بھی۔ اور اکثر یہ کوشش مال، وسائل، اور وقت کی قلت کا بھی شکار ہوتی رہی ہے۔ اس کے باوجود یہ کوششیں جاری رہی ہیں اور اردو زبان اور ادب سے دلچسپی رکھنے والے ان سے تفریحِ طبع کے ساتھ ساتھ ادبی استفادہ بھی کرتے رہے ہیں۔ اب تک جو جو لوگ بھی یہ محنت کرتے رہے ہیں وہ ہم سب کی تحسین اور ستائش کے مستحق ہیں۔

کمپیوٹر اور ہندسی دنیا کا مشاہدہ کرنے والے اس بات سے بخوبی واقف ہوں گے کہ ہندسی دنیا میں ترقی معکوسی ہے اور اس میں برق رفتاری سے ترقی ہوتی ہے۔ جو اس کا ساتھ نہیں دیتا وہ چشم زدن میں بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔

زبان و ادب سے متعلق ہندسی ویب سائٹیں قائم کرنے والوں کو اس برق رفتار تبدیلی سے اور اس کے نتیجہ میں بدلتے ہوئے وسائل سے بھی نبرد آزما ہونا پڑتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ تبدیلی سب کے لیئے سہولتیں اور آسانیاں بھی پیدا کرتی ہے۔ اس کی ایک بڑی مثال یہ ہے کہ اب کمپیوٹروں کی جسامت سکڑتے سکڑتے نہاہت ہلکی اور کتابی بلکہ رسالوں کے حجم کی الیکٹرونی تختیوں میں بدلتی جارہی ہے۔ اب سے پہلے اگر صرف چند کتابوں کے لیئے آپ کو جہازی حجم کے کمپیوٹر چاہیئے ہوتے تھے تو اب صرف آپ کے ٹیلی فون پر بیسیوں کتابیں محفوظ بھی کی جاسکتی ہیں یا اگر وہ ہزاروں میل دور کسی ہندسی لائبریری میں ہیں تو آپ کے فون پر یا الکٹرونی تختی مثلاً آئی پیڈ یا یا آئی پوڈ جیسے دستی آلوں پر کہیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح سے اب ہندسی ذخیرہ کرنے والے قرصوں کا حجم بھی سمٹتا جارہا اور اب کھربوں حرف ناخن کے برابر کی ٹکیہ میں محفوظ کیئے جاسکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان آلات کی قیمت میں روز بروز کمی بھی ہوتی جارہی ہے۔ اس طرح کی آسانیاں ان سب کے لیئے سہولت پیدا کرتی ہیں جو اردو زبان کے الیکٹرونی اور ہندسی دنیا میں فروغ کے لیئے کوشاں ہیں۔

جیسا کہ ہم نے پہلے کہا تھا کہ اردو کے فروغ کی کوشش کارِ عشق اور کارِ جنوں ہے۔ ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ اب تک ان کوششوں کی ابتدا اردو شاعری کو سننے اور پڑھنے کے عمل کو کمپیوٹر پر منتقل کرنے کی کوششوں سے شروع ہوئی اور اول اول محفلِ مشاعرہ، اور اردو منزل، اور اردو محفل کی ویب سائٹوں نے یہ کوشش شروع کی، جو اب تک جاری ہے۔

اردو شعر و ادب کو کمپیوٹر کے ذریعہ ادب دوستوں تک پہنچانے کی کوشش میں ریختہ بابِ سخن پر ہونے والا کام ہمیں اس معکوسی ترقی کا ثبوت دیتا ہے جو ہندسی دنیا کا خاصہ ہے۔ اس کے روحِ رواں سنجیو صراف بھی اس کوشش میں اردو شاعری کی دلچسپی ہی سے شریک ہوئے تھے۔ ان کا مقصد اردو شاعری اور اردو کی شیریں زبانی کو ان لوگوں تک پہنچانا تھا جو اردو نہیں جانتے۔ اس مقصد کے پیشِ نظر انہوں نے ریختہ بابِ سخن کی بنیاد میں اردو، ہندی دیوناگری، اور انگریزی رسم الخط، شامل کر دیا ہے۔

جب داغ ''اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ، سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے'' والا شعر لکھ رہے ہوں گے تو شاید ان کے تخیل میں کہیں سنجیو صراف جیسے عاشقِ اردو کا خاکہ موجود ہوگا جو ان کی بات اپنی محبت اور محنت سے ثابت بھی کرے گا اور اس زبان کو جدید دنیا میں چار چاند لگانے کی کوشش بھی کرے گا۔ یہی وجہہ ہے کہ ریختہ بابِ سخن کی ویب

سائٹ اب تک قائم کردہ عمدہ ویب سائٹوں کو برق رفتاری سے پیچھے چھوڑے چلی جا رہی ہے۔ اب سے ایک دو سال پہلے اس کام کی شروعات کے بعد اس ویب سائٹ پر اس تحریر کے لکھے جانے تک ساڑھے تین سو زیادہ شعرا کی تین ہزار سے زیادہ غزلیں جمع کر دی گئی ہیں، یہ شاعری یہاں پڑھی بھی جا سکتی ہے، شاعر کی آواز میں سنی بھی جا سکتی ہے، اور شاعر کو شاعری سناتے ہوئے دیکھا بھی جا سکتا ہے۔

دیوناگری رسم الخط، اور انگریزی میں تحویل حرفی یا Transliteration کے ذریعہ اردو ادب تک ان سب کی رسائی ہو سکے گی جو اردو سن تو سکتے ہیں لیکن پڑھ نہیں سکتے، اس سے نہ صرف ہندی بولنے والے فائدہ اٹھائیں گے بلکہ پنجابی ادب دوست بھی اور بھارت کی دیگر زبانوں کے بولنے والے بھی۔ اسی طرح پاکستان کے وہ نوجوان بھی جن کی قومی زبان تو اردو ہے لیکن وہ بدقسمتی سے اردو پڑھ نہیں سکتے۔ اس ویب سائٹ پر انگریزی تحویلِ حرفی یا Transliteration کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں انگریزی میں لکھے گئے اردو لفظ کے معنی بھی جدید ہندسی طریقہ پر فراہم کیئے گئے ہیں۔ پڑھنے والا قرات کے دوران جس لفظ کو چھوئے گا اسے اس کا مطلب بھی نظر آ جائے گا اور وہ اس طرح شعر اور ادب سے اور بھی زیادہ لطف حاصل کر سکے گا۔

بعض دیگر عمدہ اردو ویب سائٹیں شاعری اور مشاعرہ وغیرہ پر اکتفا کرتی ہیں۔ بعض ویب سائٹوں نے ہندسی یا برقی لائبریریوں کا اہتمام بھی کیا ہے۔ لیکن اس باب میں بھی ریختہ بابِ سخن کا کام بہت آگے نکل گیا ہے۔ گزشتہ ایک سال میں یہاں اب تک ساڑھے آٹھ سو سے زیادہ کتابیں منتقل کی جا چکی ہیں اور یہ کام مسلسل جاری ہے۔ ان کتابوں میں اردو کا کلاسیکی ادب بھی موجود ہے اور آج کا جدید ادب بھی۔ اس ویب سائٹ کا صرف سرسری جائزہ لینے ہی سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ کتابوں کے انتخاب میں کسی بھی قسم کا نظریاتی یا ادبی تعصب روا نہیں رکھا گیا ہے۔ اگر یہاں شمس الرحمان فاروقی کی کتاب ہے تو مجنوں گورکھپوری، فیض، سبطِ حسن، اور ایڈورڈ سعید کی کتابیں بھی موجود ہیں۔

اسی طرح بھارت کے اردو دوست سنجیو صراف کی اس گراں قدر کوشش کی ایک اعلیٰ جہت یہ بھی ہے کہ اس میں پاکستانی ادیبوں اور پاکستانی کتابوں کا بھی خصوصی انتخاب کیا گیا ہے۔ ان کتابوں میں وزیر آغا کے مجموعے، انتظار حسین کی تحریریں، اجمل کمال کے تراجم، حمید شاہد کا ناول اور تنقیدی مضامین، ذیشان ساحل، اور فہمیدہ ریاض کے نام مثال کے طور پر پیش کیے جا سکتے ہیں۔ پاکستان کے ایک معیاری ادبی ادارے ''آج کی کتابیں'' کے تحت شائع ہونے والی کتابوں کو اس ویب سائٹ پر خصوصی جگہ دی گئی ہے۔ یہ اس لیئے بھی اہم ہے کہ اجمل کمال کی رہنمائی میں اس ادارے نے پاکستان میں باضابطہ طور پر ہندی کہانیوں کے تراجم کو پاکستان کے ادب دوستوں تک پہنچانے کی اولین کوششیں کی تھیں۔

سنجیو صراف نے بعض شعرا کی سو سے زیادہ غزلیں انگریزی میں ترجمہ کر کے اس ویب سائٹ پر شائع کی ہیں جن میں غالب، میر، مومن، اور داغ بھی شامل ہیں۔ یہ ایک بھاری پتھر ہے اور انہیں اس میں کتنی کامیابی ہوئی اس کا فیصلہ نقاد یا ماہر مترجم ہی کر سکتے ہیں،

ریختہ بابِ سخن کے کام کو معیاری اور معروضی طور پر چلانے کے لیئے ایک خصوصی مشاورتی مجلس بھی قائم کی گئی ہے جس میں فرحت احساس، پروفیسر احمد محفوظ، نعمان شوق، پروفیسر چندر شیکھر، ڈاکٹر عمیر منظر، اور پروفیسر گوپی چند نارنگ شامل ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اپنی علم دوستی اور ادب دوستی کے تعلق سے ریختہ بابِ سخن کے بانی دیگر اہم دانشوروں سے بھی مشورہ لیتے ہوں گے۔

جیسا کہ ہم نے کہا تھا کہ کمپیوٹر اور ہندسی کام کو منظّم طور پر چلانے کے لیئے سرمائے کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور وقت کی بھی، سو اس ضمن میں سنجیو صراف نے ایک وقف بھی قائم کیا ہے تا کہ یہ کام پیشہ ورا اور دیانت دارانہ طریقہ پر ہوتا رہے، اور اس کے لیے سرمایہ بھی انہوں نے خود ہی فراہم کیا ہے۔ ریختہ بابِ سخن کا باقاعدہ جائزہ لینے والا ہر دیانت دار مبصر اس بات کی شہادت دے گا کہ یہ ویب سائٹ انٹرنیٹ پر اردو کی اہم ترین ویب سائٹ بن چکی ہے اور اس کی قدر میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے گا۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ دنیا بھر کی جامعات، تعلیمی ادارے، طالبِ علم، ادب دوست، اور نقاد اس ویب سائٹ کو اردو ادب کا اہم اور لازمی حوالہ قرار دیں گے، اور یہ ان سب لکھنے اور پڑھنے والوں کے لیئے مددگار رہو گی جو اردو کتابوں کی کمیابی کی وجہ سے اردو سے استفادہ کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ آج کے دور میں کمپیوٹر، ہندسی دنیا، اور انٹرنیٹ سے استفادہ کرنے والا ہر اردو دوست اس ویب سائٹ کو اپنے محفوظ حوالوں میں شامل کر لے گا۔

سنجیو صراف نے چونکہ یہ ویب سائٹ کسی کاروباری مقصد کے لیئے نہیں بنائی ہے اور صرف اردو کے عشق میں وہ اس آگ کے دریا میں کودے ہیں تو قوی امکان ہے کہ ان کا کام صدقہ جاریہ کی طرح ہمیشہ موجود رہے گا اور اس کا اجر و ثواب بھی وہ ہمیشہ کماتے رہیں گے۔ یہی وہ اصل تحسین و تہنیت ہے جس کے وہ مستحق ہیں۔